Dr. Rizwana Perween

R. N College Hajipur Vaishali

B.A Part- II

Paper - 3rd

Topic:- Masnavi Sehrul Beyan ki Nugnaya Khususyaat.

Date:- 15-10-2020

Time:- 11:30 - 12:20.

سحر البیان کی نمایاں خصوصیات: مثنوی سحر البیان اردو کی بہترین مثنویوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اور زندہ حقیقت ہے۔ اس

مثنوی کا انداز بیان ہی اس کی خصوصیت ہے محاوروں کا استعمال رنگینی اور دلکشی دوسری مثنویوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس میں کردار نگاری کا ایک اعلیٰ نمونہ پایا جاتا ہے۔ اس مثنوی میں تشبیہات واستعارات کی جادوگری سے مصورانہ شاعری کا نمونہ پیش کیا ہے۔ مثنوی سحر البیان اُردو ادب کا ایک زندہ جاوید شاہکار ہے۔ یہ مثنوی اُردو ادب میں کلاسیکی کا درجہ رکھتی ہے۔

میر حسنؔ کی مثنوی سحر البیان اردو زبان میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ اس کے بہت سے شعر ضرب المثل بن گئے ہیں۔ الفاظ میں سادگی اور سلاست کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

وہ ڈھالوں کی سبزی وہ سرسوں کا روپ ۔۔۔ درختوں کی کچھ چھاؤں اور کچھ وہ دھوپ

درختوں میں جا جا کے گرنے لگی ۔۔۔ اب دیوانی سی ہر سمت پھرنے لگی

محبت میں دن رات گھٹنا اسے ۔۔۔ جہاں بیٹھنا پھر نہ اٹھنا اسے

بھرا دل میں اس کے محبت کا جوش ۔۔۔ نہ کھانے کی سدھ نہ پینے کا ہوش

وہی سامنے صورت آٹھوں پہر ۔۔۔ چمن پر نہ مائل نہ گل پر نظر

میر حسنؔ نے ہجر میں بدر منیر کی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ منظر نگاری کا بہترین نمونہ ہے اور ان کے شاعرانہ کمال کی بہترین مثال ہے اس میں بدر منیر کے دل کی بے چینی اور تڑپ قابل توجہ ہے ؎

بگڑنے لگے پھر تو کچھ طور بھی ۔۔۔ گئے اس پہ دن جب کئی اور بھی

تپ ہجر گھر دل میں کرنے لگی
درِ اشک سے چشم بھرنے لگی
خفا زندگانی سے ہونے لگی
بہانے سے جا جا کے سونے لگی
ٹھہرنے لگا جان میں اضطراب
لگی دیکھنے وحشت آلودہ خواب
نہ اگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا
نہ کھانا نہ پینا نہ لب کھولنا

سحرالبیان میں انسانی ہمدردی کا اعلیٰ تصور پایا جاتا ہے اس کے مافوق الفطرت عناصر کی حیرت انگیزی اس کے سامنے پست درجہ کی چیزیں معلوم ہونے لگتی ہیں ان کے یہاں جو منظر نگاری کے نمونے ملتے ہیں وہ دوسری مثنویوں میں نظر نہیں آتے یہی اس کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

میرحسن کی سحرالبیان" اردو ادب میں ممتاز ترین درجہ رکھتی ہے۔ زبان کے لحاظ سے جو مرتبہ اُردو نثر میں میرامن کی باغ و بہار کو حاصل ہے اس سے کئی درجہ زیادہ "سحرالبیان" کو نصیب ہے۔ اردو زبان پر میرحسن کی مثنوی کا جو اثر پڑا ہے وہ کسی اور دوسری کتاب کا نہیں پڑا۔ تخیل کے اعتبار سے بھی "سحرالبیان" کافی ممتاز ہے۔ درد اور سوز و گداز گویا کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ اس کے اشعار اس قدر تاثیر میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ بجلی کی طرح دل پر اثر کرتے ہیں۔ میرحسن نے یہ مثنوی لکھ کر اردو زبان پر زبردست احسان کیا ہے اور جب تک اس زبان کے بولنے اور سمجھنے والے دنیا میں زندہ رہیں گے میرحسن کا نام دلوں پر نقش رہے گا۔ جذبات نگاری، منظر کشی اور واقعہ نگاری اس مثنوی کی اہم خصوصیات ہیں۔ اس کے علاوہ سحرالبیان میں زبان و بیان کی بھی بے شمار خوبیاں موجود ہیں۔